(Urdu)

2723
—
8

1648
1971

विभाग मंत्रालय
______________ DEPARTMENTMINISTRY
शाखा
______________ BRANCH

मंत्रणा संग्रह
ConsultationCollection ______________

संख्या
No. 2723 — 56 — P

दिनांक
Date ______________

विषय
Subject ______________

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

IMPERIAL RECORD
20 JUL 1932
Reg. N
DEP
T.

۷۸۶

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

یادگار کربلا

عرف

بمبئی کا خونی محرم

از تصنیف لطیف نجم الشعرا حضرت آغا بخت مکرم
شاہ خانصاحب جلیس نظامی۔ نیازی۔ بریلوی مدظلہ

حسب فرمائش
جناب شیخ محمد حفیظ الدین صاحب

دی محمدی فائن آرٹ لیتھو پریس بلاسس روڈ بمبئی نمبر ۸

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
2723
13.72
GOVT. OF INDIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دربار حسین میں مسلمانوں کی فریاد

محرم میں کیسی جفا ہو رہی ہے
مسلمان رنج و الم سہہ رہے ہیں
مدد یا علی یا علی کہہ رہے ہیں
زمیں شہر کی کربلا ہو رہی ہے
غریبان امت کے خوں بہہ رہے ہیں
حسینوں کی سنت ادا ہو رہی ہے

حسین ابن کرار و سبط پیمبر
خبر لیجئے ہم غلاموں کی آ کر
دہائی ہے لئے جان خاتون محشر
کہ اب بمبئی کربلا ہو رہی ہے

پریل اور دادر سے لے تا بہ ماہم
نہیں ہے کوئی ظالموں کا مزاحم
ہے نرغہ میں کفار کے قوم مسلم
ستم کی بس اب انتہا ہو رہی ہے

محرم میں یہ حشر برپا کیا ہے
گلی کوچہ مسلم پہ کوفہ کیا ہے
غریبوں پہ بند آب و دانہ کیا ہے
ہر اک جگہ عبرت کی جا ہو رہی ہے

دکانیں ہیں بند اور بازار سونے
پولس کے ہیں دن رات سڑکوں پہ پہرے
محلے ہیں شہر خموشاں کے کوچے
ہر اک سمت خونی فضا ہو رہی ہے

کہیں بوتلوں کی ہے بوچھار سر پر
پولس بھی چلاتی ہے گولی ہمیں پر
چھتوں سے برستے ہیں سینوں پہ پتھر
یہ دکھ کی ہمارے دوا ہو رہی ہے

دکانوں کو لوٹا مساجد جلائیں
شہیدوں کی لاشوں پہ لاشیں بچھائیں
ستم پر ستم ڈھائے چالیں گرائیں
یہ گاندھی کی دیکھو رضا ہو رہی ہے

محلے میں مسلم کے ہندو جو آیا
مسلماں کا بچہ بھی زندہ نہ آیا
ہر آفت سے کافر شقی کو بچایا
وفا کے بالعوض جفا ہو رہی ہے

مرے ٹوٹے پر ہاتھ اٹھاتے ہیں بزدل
اگر حوصلہ ہے تو آئیں مقابل
چھپے چوری کیا خوں بہاتے ہیں قاتل
یہ کیا عورتوں کی وغا ہو رہی ہے

ہمیں اپنی سرکار سے ہے یہ شکوہ — حکومت میں تیری ہمارا یہ درجہ
غریبوں پہ اہل ستم کا ہے نرغہ — رعیت پہ جور و جفا ہو رہی ہے
ہمیں لوٹے جائیں ہمیں مارے جائیں — ہمیں کو ستمگار مجرم بنائیں
ہمیں قید خانوں کی سختی اٹھائیں — حکومت بھی ہم سے خفا ہو رہی ہے
مسلمان کا دشمن ہے دنیا زمانہ — اٹھاؤ یہاں سے جلیس آشنانہ
نہیں باغ عالم میں اپنا ٹھکانہ — چمن کی مخالف ہوا ہو رہی ہے

ہندو لیڈروں سے مسلمانوں کا شکوہ

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

ہندو مسلم تھے کل بھائی بھائی — آج ہوتی ہے ان میں لڑائی
کیسی افسوس ہے جگ ہنسائی — کھائے جاتا ہے بھائی کو بھائی

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

مالوی ہیں نہ نہرو نہ گاندھی — شانتی کی ہوا خاک باندھی
اٹھ رہی ہے تعصب کی آندھی — ڈالے جاتے ہیں میدان میں کاندھی

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

تیغ سے سر ہمارے اڑائے — اور دریا لہو کے بہائے
دن دہاڑے مکاں تک جلائے — کانگرس نے یہ محشر اٹھائے

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

ہم کو مرتے ہوئے تم نے دیکھا — ہم کو دم توڑتے تم نے دیکھا

ہم سسکتے رہے تم نے دیکھا | آگ میں ہم جلے تم نے دیکھا

دے رہے ہے یہ مسلم دھائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

ہم سمجھتے تھے تم دھوکے دوگے | دم دلاسے سے تم جان لوگے
ٹھگے اک دن دغا ہم کو دوگے | تم کسی کے ہوئے ہو نہ ہوگے

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

کیسی آئی ہے ہم پر تباہی | گولیاں ماریں ہندو سپاہی
کام آئی نہ کچھ بے گناہی | المدد المدد یا الٰہی

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو کہاں ہو

منہ سے زخموں کے آئیں صدائیں | کاش اتنی زباں آج پائیں
جو جو گذری ہے ہم پر سنائیں | ہم بھی روئیں تمہیں بھی رلائیں

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

ساتھ برٹش کا ہم نے نہ چھوڑا | منہ اطاعت سے اپنا نہ موڑا
تم ہوئے باغی عہد اپنا توڑا | اپنی قسمت کو پتھر سے پھوڑا

دے رہے ہیں یہ مسلم دہائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

ہم حکومت کو دکھلا رہے ہیں | ظلم اہل پولس ڈھا رہے ہیں
جو ہیں باغی اماں پا رہے ہیں | ہم وفادار غم کھا رہے ہیں

دے رہے ہیں یہ مسلم دھائی
آج سوراج والو! کہاں ہو

ہم غلام شہ کربلا ہیں واقف ظلم و جور جفا ہیں
اے جلیس ہم شہید رضا ہیں اپنے اسلام پر ہم فدا ہیں
دے رہے ہیں یہ مسلم دھائی
آج سوراج والوں کہاں ہو

مظلوموں کی آہ و بکا

الٰہی ہندوستاں کے مسلم غریب صدمے اٹھا رہے ہیں
غضب ہے اہل وطن ستمگر دبے ہوؤں کو دبا رہے ہیں

جنہیں سمجھتے تھے ہم برادر جو ہم پہ کرتے تھے جاں نچھاور
جو کل تھے مہر و وفا کے خوگر وہ آج آنکھیں دکھا رہے ہیں

ہمارا خون وفا بہا کر لہو کی پچکاریاں چلا کر
مکاں ہمارے جلا جلا کر ہنود ہولی منا رہے ہیں

کہیں چھری ہے کہیں کٹاری کہیں سے ہوتی ہے سنگباری
گھری ہے نرغہ میں جاں ہماری سپاہی گولی چلا رہے ہیں

یتیم بچے غریب مائیں طرح طرح کے ستم اٹھائیں
زباں پہ ہائے اف نہ لائیں گے ستمگر دبا رہے ہیں

کہیں جوان بیٹے کا ہے ماتم کہیں نکلتا ہے باپ کا دم
کہیں ہے بھائی کو بھائی کا غم عزیز آنسو بہا رہے ہیں

ذبیح سیف رضا ہیں مسلم قتیل تیغ ادا ہیں مسلم
شہید جور و جفا ہیں مسلم کہ مر کے ملت جگا رہے ہیں

جلیس اپنی خطا ہے ساری نہ جوش ایماں نہ دینداری
ہے آج دنیا میں اپنی خواری کہ سب ہمیں کو دبا رہے ہیں

توصیف درمدح و حسن خدمات اسلامی و حمیت قومی محرم موصوف جناب حاجی سیٹھ سلیمان قاسم مٹھا صاحب مد ظلہ العالی

دے رہے ہیں دعائیں یہ مسلم اے غریبوں کے سردار و منعم
حق تعالےٰ رکھے تجھ کو قائم سر پہ ہم بے نواؤں کے دائم
خادم اعظم قوم مسلم سیٹھ حاجی سلیمان قاسم

نیر آسمان شرافت انجم صبح اقبال و دولت
گوہر قعر بحر سخاوت حامی و ناصر ملک و ملت
خادم اعظم قوم مسلم سیٹھ حاجی سلیمان قاسم

صوفی و صافی و اہل ایماں پاک دل پاک تن پاک داماں
نام اور وقت کے بھی سلیماں نیک اطوار سچے مسلماں
خادم اعظم قوم مسلم سیٹھ حاجی سلیمان قاسم

حج کعبہ سے تشریف لانا ایک دم کا نہ آرام پانا
ہندو مسلم کے جھگڑے مٹانا اے زہے ہمت رستمانہ
خادم اعظم قوم مسلم سیٹھ حاجی سلیمان قاسم

نام ہے آج ہندوستاں میں ڈنکا بجتا ہے سارے جہاں میں
دھوم ہے آج پیر و جواں میں ہو بھلا تیرا دونوں جہاں میں
خادم اعظم قوم مسلم سیٹھ حاجی سلیمان قاسم

تم ہو سردار کل بمبئی کے تم علمدار کل بمبئی کے
تم مددگار کل بمبئی کے تم ہو مختار کل بمبئی کے
خادم اعظم قوم مسلم سیٹھ حاجی سلیمان قاسم

غائبانہ سنا نام نامی حسن اخلاق اور خوش کلامی
شوق دیدار ذات گرامی رکھتا ہے یہ جلیس نظامی

رضاکارانِ قوم کا قوم کی جانب سے ادائے شکریہ

چاہیے ہم کو اعتراف کریں — حسن خدمات وجوش ملت کا
محترم حاجی سیٹھ اسماعیل — ان کی امداد اور عنایت کا
اسد اللہ یہ پاسِ مذہب ہے — منہ کیا کچھ نہ مال ودولت کا
اے شفاخانہ کھولنے والے — کھل گیا تجھ پہ باب جنت کا
اور جو والنٹیرس کور ہیں ہمیں — ان کی بھی عزت اور شرافت کا
شیر اسلام اور محمد علیؒ — میمن انصار اور خلافت کا
شکریہ اہل دین کی جانب سے — انجمن ہائے باحمیت کا
اور خصوصاً ہمارے اردوئے سخن — ہے طرفدار اس کی خدمت کا
پیرو سنت رسول خدا — خادم و پیش رو خلافت کا
کہتے ہیں شیر حریت جس کو — ڈنکا بجتا ہے جس کی جرات کا
یعنی شوکت علی رہبر قوم — فرد حامی ہے دین وملت کا
جو کہ منہ میں زبان رکھتے ہیں — نغمہ گاتے ہیں اس کی مدحت کا
اہل دل اہل دین واہل دول — شکریہ ملک وقوم وملت کا
وہ سن زخم کی دعائیں لو — تم بھی پھل پاؤ اپنی محنت کا
شہدا کی بھی شاد ہیں روحیں — فرض ادا کر دیا رفاقت کا

واحد لاشریک ہے۔ تو ہمیں
غم نہیں ہم کو اکثریت کا

کانگریس کا دیوالہ

سر پکڑ کر روئیے اے لیڈرانِ کانگریس — اب کہاں کوسوں نشانِ کاروانِ کانگریس
بمبئی میں پھر تعصب کی ہوائیں چل گئیں — مل گیا پھر خاک میں سب گلستانِ کانگریس

شانتی کے راستہ سے ہو گئے گمراہ تم
جوش میں آنے لگا دریائے خون مسلمان

بے نشان ہو کر ملیگا اب نشان کانگریس
ڈوبتی ہے کشتی عمر رواں کانگریس

ہم بھی کرتے ہیں جلیس اسکے اجڑنیکا ملال
کس قدر پھولا پھلا تھا بوستان کانگریس

مسلمانوں ہوشیار

مسلمان ہند غافل سونے والو ہوشیار
صبح کی رنگینیاں تم پر تبسم ریز ہیں
قافلے سب جا چکے اور تم ابھی ہو محو خواب
اٹھ گیا لنگر تو پھر موجوں سے سر ٹپکا کرو
جو بھی کچھ کرنا ہے کر گذرو دم ہنگام صبح
گھر کے بھیدی کر رہے ہیں رفتہ رفتہ گھر کو صاف
جاگتے ہو اور بستر سے اٹھا جاتا نہیں
مردہ قوموں میں تمہیں نے پھونکی بیداری کی روح
دشمنان دین دشمن ہیں تمہاری جان کے
ابتو آنکھیں کھول کر دیکھو زمانہ کی فضا

دن چڑھا ہے دور منزل سونیوالو ہوشیار
آفتاب آیا مقابل سونے والو ہوشیار
جاگ اٹھی گرد منزل سونے والو ہوشیار
ہے صدائے شور سائل سونیوالو ہوشیار
عمر کیوں کرتے ہو زائل سونے والو ہوشیار
سو رہے ہو ایسے غافل سونے والو ہوشیار
آج کیوں ہو ایسے کاہل سونے والو ہوشیار
زندگی کے تم تھے حامل سونے والو ہوشیار
موت کے تم ہو مقابل سونے والو ہوشیار
سر پہ استادہ ہیں قاتل سونے والو ہوشیار

کہہ رہے ہیں یہ نسیم صبح کے جھونکے جلیس
گل ہوئی اب شمع محفل سونے والو ہوشیار

تمام شد

سلطان حسین تاجر کتب جنرل سپلائر سپلائی ہاؤس نمبر ۴ بمبئی